(قسط اوّل)

فہمِ حدیث

دین کا علم ــــ فضائل و آداب

حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبد الواحد صاحب

ضروریات دین کا علم سیکھنا ہر مُسلمان پر فرض ہے

عن انس قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ مرقات ۲۸۴/۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا (اپنی ضرورت کے بقدر) دین کا علم سیکھنا ہر مُسلمان پر فرض ہے (خواہ وہ مرد ہو یا عورت)۔

علمِ دین کے طلب کی فضیلت

(۱) عَنْ اَبِیْ ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم... مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یلتمسُ فیہ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لہٗ بِہٖ طَرِیقًا اِلَی الجنۃ وَمَا اجتمع قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بیوتِ اللّٰہِ یتلون کتاب اللّٰہِ و یتدا رسُوْنَہٗ بینھُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السکینۃ وغشیتھم الرّحمۃ وحفتھم الْمَلَائِکَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا... جو شخص دین کا علم حاصل کرنے کے لیے کسی رستے پر چلتا ہے (خواہ وہ علم زیادہ ہو یا تھوڑا ہو البتہ نیت میں خلوص ہو) اللہ تعالیٰ اس

طلب کی وجہ اس کے لیے جنّت کی طرف لے جانے والے رستے کو آسان کر دیتے ہیں (کہ خلوص اور عمل کرنے کی نیت اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت سے جب علم حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس پر عمل کرنا آسان فرما دیتے ہیں اور راضی ہو کر جنّت میں داخل فرماتے ہیں) اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں (جو اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے بنایا گیا ہو خواہ وہ مسجد ہو یا مدرسہ ہو) جمع ہو کر کتاب اللہ پڑھتے ہیں اور آپس میں اس کو سیکھتے سکھاتے ہیں (یعنی ان میں سے جو اہلِ علم ہیں وہ دوسروں کو سکھاتے ہیں) تو ان پر سکینت (یعنی ایسی کیفیّت) نازل ہوتی ہے (جس سے دل کی تاریکیاں چھٹتی ہیں اور دل کو سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے اور دین کا ذوق و شوق بڑھتا ہے) اور رحمت (الٰہی) اُن کو ڈھانپ لیتی ہے اور (رحمت و برکت کے) فرشتے اُن کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (فخر کے طور پر) ان کا ذکر اپنے پاس موجود مقرب فرشتوں سے کرتے ہیں۔

(۲) عَنْ کثیر بن قیس قال کُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِی الدَّرداءِ فِی مسجد دِمشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ یا اَبَا الدَّرداءِ اِنِّی جِئْتُكَ مِن مدینۃِ الرَّسولِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لِحَدِیثٍ بلغنی انك تحدثُهُ عَنْ رَسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ما جِئْتُ لحاجۃ قَالَ فانی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم یقول من سلك طریقًا یطلب فیہ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰہ طریقًا مِّن طُرُقِ الجنۃِ وَاَنَّ الملائکۃ لتضع اجنحتھا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ (احمد و ترمذی)

حضرت کثیر بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہُوا تھا کہ اُن کے پاس ایک صاحب آئے اور کہا کہ اے ابو درداء میں آپ کے پاس مدینۃ الرسول صلّی اللہ علیہ وسلّم

(یعنی مدینہ منورہ) سے صرف ایک حدیث کی خاطر آیا ہوں جس کے بارے میں مجھے یہ پتہ چلا کہ آپ اس کو براہِ راست رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں (اس کے علاوہ) کسی اور حاجت کے لیے (مدینہ منورہ سے شام کے شہر دمشق تک) نہیں آیا۔ (طلب علم میں ان صاحب کی ہمّت و قربانی کو دیکھتے ہوئے اس کی مناسبت سے) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے (پہلے ایک اور حدیث سُنائی اور) کہا میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خود یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص علم (دین) کی طلب میں کسی رستے پر چلتا ہے تو اس طلب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کو جنّت کی طرف جانے والے رستوں میں سے کسی رستے پر ڈال دیتے ہیں (اور جنّت کی طرف لے جانے والے بہت سے رستے ہیں مثلاً جہاد کا رستہ، علمِ دین کے سیکھنے سکھانے کا رستہ، عبادات کے شغل کا رستہ اور مخلوقِ الٰہی کی خیر خواہی اور خدمت کا رستہ وغیرہ۔ دیگر فرائض اور واجبات پُورے کرتے ہوئے آدمی محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان میں سے کسی رستے پر چل رہا ہو تو یہ ایک زائد فضیلت ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ جنّت میں داخلہ سہل فرما دیتے ہیں) اور فرشتے (دین کے) طالب علم کے اکرام میں اپنے پَر بچھا دیتے ہیں (یعنی اس کے سامنے تواضع سے کھڑے ہو جاتے ہیں)

(۳) عن الحسن مرسلاً قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مَنْ جَاءَہُ الموت وَھُوَ یطلبُ العلمَ لِیُحْیِیَ بِہِ الْاِسلام فَبَیْنَہٗ وَبَیْنَ النّبیین دَرَجَۃٌ واحِدَۃ فِی الْجَنَّۃِ (دارمی)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص کو موت اس حال میں آئی کہ وہ طلبِ علم میں منہمک تھا تاکہ علم کے ذریعے اسلام (کے مٹے ہوئے احکام) کو زندہ کرے (علم حاصل کرنے کی کوئی دنیوی غرض نہ ہو) تو جنّت میں اُس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

علمِ دین کی فضیلت

(۱) عَنْ اَبِی الدرداءِ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یَقُوْلُ . . . وَاِنَّ صَاحِبَ الْعِلْمِ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالحیتان فِی جَوْفِ الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کفضل القمر لَیْلَۃَ البدر عَلٰی سَائِرِ الکواکب وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الانبیاءِ وَاِنَّ الانبیاءَ لم یورثوا دینارًا وَلَا دِرْھَمًا وَ اِنَّمَا وَرَّثُوا العلم فَمَنْ اَخذہٗ اخذ بحظٍ (احمد و ترمذی)

حضرت ابودردا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہُوئے سُنا کہ . . . (اس عالم کی درستی اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہُوئے طریقے کے مطابق چلیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور صرف انسان ہی نہیں بلکہ تمام مخلوق کو اس کا فائدہ پہنچتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کے طریقے پر نہ چلیں تو اس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوتی ہے جو کئی قسم کی مصیبتوں کے نازل ہونے کا سبب بنتی ہے مثلاً قحط اور خشک سالی وغیرہ جس سے صرف انسان ہی نہیں دوسری تمام مخلوق بھی متاثر ہوتی ہے جو علماء اپنی ذمّہ داریاں پُوری کر رہے ہوں لوگوں کو دینی طریقے بتا رہے ہوں اور خود عمل کرتے ہُوئے لوگوں کو بھی عمل کرنے کا کہہ رہے ہوں تو اس میں چونکہ سب مخلوق کا فائدہ ہے اس لیے ایسے عالم کے لیے جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب بخشش طلب کرتے ہیں یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی (فرشتے اس وجہ سے علماء کے لیے دُعائے مغفرت کرتے ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہیں اور جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں فرشتے اُن کے لیے دُعا کرنے پر مامور ہیں) اور عالم (جس نے دین کا پُورا علم حاصل کیا اور خود بھی اس پر عمل کیا اور دوسروں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتا ہے اور دین سکھاتا ہے اس کی فضیلت عبادت گزار پر (جو ضرورت کا تھوڑا سا علم حاصل کر کے اپنا

زیادہ وقت عبادت میں گزارتا ہے) چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے دیگر ستاروں پر ——— اور علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں (لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ انبیاء کچھ مال چھوڑ جاتے ہیں جو علماء میں تقسیم کیا جاتا ہے کیونکہ) انبیاء ترکہ میں نہ دینار چھوڑتے ہیں اور نہ درہم چھوڑتے ہیں (نہ اور کسی قسم کا مال چھوڑتے ہیں بلکہ) ان کی میراث تو محض علم دین ہوتا ہے تو جس نے یہ میراث حاصل کی اس نے تو بڑا نصیبہ حاصل کر لیا۔

(۲) عن ابن عباس قَالَ قَالَ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فقیہ واحدٌ أَشَدُّ عَلَی الشیطانِ من الف عابدٍ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ایک فقیہ (یعنی وہ شخص جو دین کے اُصول و قواعد اور جزوی مسائل خواہ اُن کا تعلق عقائد سے ہو یا اعمال سے خُوب باخبر ہو) شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے (کیونکہ عابد کی کم علمی کی وجہ سے شیطان بہت مرتبہ اس کو عبادت کے رنگ میں دھوکا دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے جبکہ فقیہ کو شیطان کی چالبازیوں کا بخوبی علم ہوتا ہے اور وہ شیطان سے خود کو بھی محفوظ رکھتا ہے اور دوسروں کی بھی حفاظت کا ذریعہ بنتا ہے

(۳) عن معاویۃ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم من یرد اللّٰہ بہ خَیرًا یفقھہ فی الدین وانما اَنَا قاسم واللّٰہُ یعطی

(۲۶۷/۱ مرقات)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بہت ہی زیادہ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین میں تفقہ (یعنی دین کی مکمّل سمجھ) عطا کرتے ہیں اور میں تو (اللہ کا دیا ہُوا) علم کا تقسیم کرنے والا ہوں تفقہ اور سمجھ دینے والے تو فقط اللہ تعالیٰ ہیں (کسی کو کم دیتے ہیں کسی کو زیادہ دیتے ہیں)

(۴) عن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

نضر اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مقالتی فحفظھا وَعَاھَا وَ اَدّٰاھَا فَرُبَّ حامِلِ فقہ غیر فقیہٍ وربّ حامل فقہ الٰی مَن ھُوَا فقہ منہ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر وتازہ (اور پھلا پھولا) رکھے جس نے میرا قول سُنا اور اس کو یاد کیا اور اس کو یاد رکھا اور پھر دوسروں کو پہنچا دیا۔ (اس دعائے نبوی اور فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اقوال دین کے مسائل اور فقہ اور سوجھ بوجھ پر مشتمل ہیں لیکن) بسا اوقات فقہ کی بات کو سُننے اور یاد کرنے والا خود فقیہ نہیں ہوتا (کہ یہ جان سکے کہ اس حدیث سے دین کے کیا کیا مسائل حل ہوتے ہیں اور کیا کیا ہدایات ملتی ہیں) لیکن یہ جس کو وہ حدیث پہنچاتا ہے وہ بسا اوقات اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے (اور حدیث سے حاصل ہونے والے بہت سے مسائل کو جان لیتا ہے خواہ ان کا ذکر صراحت سے ہو یا اشارہ سے یا دلالت سے یا قیاس سے اور اس طرح سے یہ شخص دین کے تفصیلی علم پھیلانے میں مددگار بنتا ہے)

(۵) عن عبداللّٰہ بن عمر اَنَّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم فِی مسجدہٖ کلا ھُما عَلٰی خَیْرٍ وَاحدھُمَا اَفضل مِنْ صَاحِبِہٖ اَمَّا ھولاءِ و یدعون اللّٰہ وَیَرْغبون اللّٰہ فان شاءَ اَعْطَاھُمْ وَ اِنْ شاءَ منعھم وَ اَمّا ھٰولاءِ فیتعلّمُوْنَ الفقہ اَوالعلم وَ یعلمون الجاھِلَ فھم افضل وَ اِنّمَا بعثتُ معلّمًا ثم جلَسَ فیھم (دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا گزر دو مجلسوں پر ہُوا۔ (ان کے بارے میں) آپ نے فرمایا یہ دونوں ہی مجلسیں بھلائی پر ہیں لیکن ان میں سے ایک کو دوسری پر زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ رہے اس مجلس کے لوگ تو یہ اللہ سے دُعا میں مشغول ہیں اور اللہ کے ہاں کی نعمتوں میں رغبت کرنے والے ہیں تو اگر اللہ چاہے گا تو اُن کو اپنی نعمتیں عطا کرے گا اور اور اگر نہیں چاہے گا تو اُن کو نہ دے گا اور رہے اس (دوسری) مجلس والے تو یہ فقہ

(باقی ص ۴۹ پر)

دیتے ہیں۔ ڈرائیور وہ کیسٹ لگا دیتا ہے۔ ان کیسٹوں میں توحید باری تعالیٰ یا سیرۃ نبی اکرم کے پردے میں لوگوں کو بدعقیدہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ توسّل تقلید اور حیاۃ النبی وغیرہ کے خلاف زہر اُگلا جاتا ہے اور غیر مقلدیت کا پرچار کیا جاتا ہے

۳۔ جب حجاج کرام کی واپسی ہوتی ہے تو جدّہ میں تفسیر کے نام پر اُنھیں غیر مقلدین کے ترجمہ اور تفسیر والے قرآن پاک تھما دیے جاتے ہیں۔ اس مرتبہ بھی جدّہ میں مولوی محمد جونا گڑھی غیر مقلد کے ترجمہ اور صلاح الدّین یُوسف غیر مقلد کے تفسیری حواشی والا قرآن ہر حاجی کو مفت دیا گیا ہے اس تفسیر کے پہلے صفحہ پر ہی لکھا ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا ضروری ہے ورنہ نماز نہ ہوگی، حالانکہ آئمہ اربعہ میں کوئی امام بھی امام کے پیچھے فاتحہ کے لزوم کا قائل نہیں ہے اس طرح غیر مقلدین اپنے مذہب کا پرچار کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔ مَیں اپنی حکومت سے التماس کرتا ہوں کہ وہ اپنے سفارتی ذرائع استعمال کر کے پاکستان کے ۹۰ فیصد احناف کے جذبات سے سعودی حکومت کو آگاہ کرے کہ وہ غیر مقلدین کے فریب سے نکلے اور اُنھیں احناف کے خلاف ہر قسم کا لٹریچر تقسیم کرنے سے باز رکھے۔ نیز سعودی عرب میں رہنے والے احناف کے حقوق کا بھی پاس کرے اور اُنھیں اپنے مسلک کے مطابق دینی احکام پر عمل پیرا ہونے کے مواقع مہیّا کرے۔ نیز حرمین شریفین میں عُلمائے احناف کے حلقہ ہائے درس دوبارہ قائم کرے تاکہ احناف عوام غیر مقلدین کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔

وَمَا تَوفِیقِی اِلّا بِاللّٰہ

؎ اثر کرے نہ کرے سُن تو لے میری فریاد نہیں ہے داد کا طالب یہ بندہ آزاد

بقیہ: فہم حدیث

یا دین کا علم سیکھتے ہیں اور جاہلوں کو سکھاتے ہیں تو یہ لوگ زیادہ فضیلت والے ہیں اور میں بھی معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں (لہٰذا میری اُن کے ساتھ زیادہ مناسبت ہے) پھر آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم ان ہی میں بیٹھ گئے۔ (جاری ہے)

(قسط : ۲)

فہمِ حدیث
علماء کو ہدایات و تنبیہات

حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبد الواحد صاحب

علمِ دین سیکھنے سکھانے میں اخلاص پیشِ نظر ہونا چاہیے

علم دین سیکھنے سکھانے میں بھی اخلاص یعنی خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی تحصیل کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

(۱) عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم انّ اوّل النّاس یقضٰی علیہ یوم القیامۃ . . . . وَرَجُلٌ تعلم العلم وَ علمہ وَقرأَ القران فاتی بہٖ فعرفہ نعمۃ فعرفھا قال فما عملت فیھا قَالَ تعلّمت العلم وعلمتہ وَقرأتُ فیکَ القرآن قال کذبت ولٰکنّکَ تعلمت العِلمَ لیقالَ اِنّکَ عالمٌ وَقرأتَ القراٰن لیقالَ ھُوَ قارِئٌ فقد قیل ثم امر بِہٖ فسحب عَلٰی وَجھہٖ حتّٰی اُلقی فی النار (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، قیامت کے دن سب سے پہلے جن لوگوں کا محاسبہ ہوگا ان میں . . . . ایک وہ شخص (بھی) ہوگا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا۔ اس کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد کرائیں گے اور وہ اُس کو سب یاد آجائیں گی (پھر) اللہ تعالیٰ پُوچھیں گے اَب بتا کہ تُو نے ہماری نعمتوں کے شکرانہ میں کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا کہ میں نے آپ کی رضا

کی خاطر علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ (جو انسانوں کی نیتوں سے خُوب باخبر ہیں) فرمائیں گے تُو نے جُھوٹ کہا (کیونکہ تیری نیت میں میری رضا کو حاصل کرنا نہ تھا) بلکہ تُو نے علم سیکھا تھا تاکہ تجھے عالم کہا جائے اور تُو نے قرآن پڑھا تھا تاکہ کہا جائے کہ یہ بڑا قاری ہے اور (تیری مُراد تو دُنیا ہی میں پُوری ہوگئی کہ) یہ سب کچھ کہا جاچکا پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اُس کو مُنہ کے بل گھسیٹا جائے گا اور جہنّم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(ii) عن کعب بن مالک قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم مَن طلب العلم لیجاری بہ العلماءَ اولیماری بہ السفھاءَ اَوْ یصرف بِہٖ وجوہ النّاس ادخلہ اللّٰہ النّار۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو دین کا علم اس لیے حاصل کرتا ہے کہ دوسرے عُلمائے حق کے ساتھ ناحق کی حجّت بازی کرے یا کم سمجھوں کو (غلط سلط دلیلیں سُنا کر حق بات اور اہلِ حق کے بارے میں) شکوک میں مُبتلا کرے یا جاہ کی طلب میں یا مال کی طلب میں) لوگوں کی توجہات اپنی طرف پھیرے تو (ان مقاصد بد کی بنار پر) اللہ تعالیٰ اس کو جہنّم کی آگ میں داخل فرمائیں گے۔

(iii) عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم من تعلم عِلْماً ممّا یبتغٰی بہ وجہُ اللّٰہ لا یتعلمہ اِلّا لیصیب بہ عَرَضاً من الدنیا لم یجد عرف الجنۃ یوم القیامۃ یعنی ریحھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے ایسا علم سیکھا جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے (مراد ہے دین کا علم) لیکن اس نے صرف اس غرض سے وہ علم حاصل کیا کہ اس کے ذریعہ سے دنیا کا کچھ مال حاصل کرلے تو وہ قیامت کے دن جنّت کی خوشبو بھی نہ سُونگھے گا۔ (جبکہ دیگر عُلماء جنّت کی خوشبو بہت دُور سے پالیں گے)

نوٹ: ایک چیز ہے دین کو اور آخرت کو پیشِ نظر رکھنا اور دین کے کاموں کے لیے دلجمعی اور فراغت

حاصل کرنے کے لیے دینوی ضرورتوں کی خاطر کچھ دُنیوی مال حاصل کرنا مثلاً تنخواہ لینا اور ایک چیز ہے دنیا کو اپنا مقصد بنانا اور دُنیا حاصل کرنے کے لیے دین کو ذریعہ بنانا۔ ان دو باتوں میں جو فرق ہے اس کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

اپنے علم کو نافع بنانا چاہیے

(i) عن اَبِی الدرداء قال اِنّ من اشر النّاس عنداللهِ منزلةً یَوْمَ القیامة عَالِمٌ لاینتفعُ بِعلمہٖ (دارمی)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قیامت کے دن اللہ کے ہاں لوگوں میں جس کا مرتبہ سب سے بُرا ہوگا وہ وہ (دین کا) عالم ہوگا جس نے اپنے علم سے خود کوئی نفع نہ اٹھایا (یعنی دین کی باتوں پر خود کچھ عمل نہ کیا)۔

(ii) عَنِ الحسن قال العلم علمان فعلم فی القلب فذاكَ العلم النافع وعلم عَلَی اللسانِ فذاكَ حُجةُ اللهِ عزّوجلّ عَلٰی ابن آدم (دارمی)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ علم ہے جو دل میں اُتر جائے اور دل اس سے متأثر ہوجائے جس کے بعد علم کے مطابق عمل کا ہونا ضروری ہے) اور دوسرا وہ علم جو صرف زبان پر رہے (نہ اس سے دل متأثر ہو اور نہ ہی دیگر اعضاء پر اس کا اثر ظاہر ہو) تو یہ تو آدمی کے خلاف اللہ عزوجل کی حجّت ہے۔

(iii) عن زیاد بن لبید قالَ ذکر النّبی صلّی اللہ علیه وسلّم شیئًا فقال ذاكَ عند اَوانِ ذهابِ العلم قلت یا رسول الله وَکیفَ یذهبُ العلم ونحن نقرءُ القران ونقرئهُ اَبْنَاءَنا وَیُقرئهُ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَاءَهُمْ اِلٰی یَوم القِیَامَةِ فقال ثکلتكَ اُمُّكَ زیاد اِن کنت لاراكَ مِن فقه رجل بالمدینة اولیس هٰذِهِ الیهود والنّصارٰی یقرءون التورٰة والانجیل لایعملون بشیءٍ ممّا فیها (احمد و ابن ماجہ)

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مجلس میں) نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کوئی ہولناک بات ذکر کی اور فرمایا کہ ایسا اس وقت ہوگا جب علم اُٹھ جائے گا۔ حضرت

زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول علم کیسے اُٹھ جائے گا حالانکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں (اور سیکھتے ہیں) اور اپنی اولاد کو پڑھاتے سکھاتے ہیں اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھائے گی سکھائے گی اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ اس پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اے زیاد تمہاری ماں تم کو روئے (عربوں میں یہ بات بطور محاورہ کے کم سمجھی کی بات پر کہا جاتا تھا اس سے بددُعا مقصود نہ ہوتی تھی) میں تو تم کو مدینہ میں سب سے سمجھدار شخص سمجھتا تھا (لیکن تم اتنی بات بھی نہ سمجھے) آخر کیا یہ یہود اور نصاریٰ بھی تو تورات اور انجیل پڑھتے پڑھاتے ہیں لیکن ان پر کچھ عمل نہیں کرتے (اور جس علم پر خود عمل نہ ہو وہ علم نہیں بلکہ اس کی مثال تو کتابوں کے بوجھ کی ہے تو گدھے پر لاد دیا گیا ہو تو جب علم پر عمل نہ رہے گا تو درحقیقت علم بھی نہ رہے گا)

عالم اپنے وقت کو ضائع نہ کرے

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نعم الرجل الفقہ فی الدین ان احتیج الیہ نَفَعَ وَاِنِ استغنی عنہ اغنٰی نفسہٗ (رزین)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا دین کی فقہ رکھنے والا وہ شخص بہت ہی اچھا ہے جس کی جب (لوگوں کو) حاجت ہو تو وہ لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے اور جس وقت لوگ اس کی ضرورت محسوس نہ کریں تو وہ بھی اپنے آپ کو (عبادات میں مشغول کر کے) غنی کر لیتا ہے۔

بلا علم قرآن کے بارے میں کچھ کہنا ناجائز ہے

عن ابن عبّاس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من قَالَ فِی القُراٰن برایہٖ فلیتبوأ مقعدہٗ مِنَ النَّارِ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا

جس نے قرآن کے بارے میں کوئی بات محض اپنے اٹکل سے کہی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنّم کی آگ میں بنالے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف آپ کی ان کہی بات کی نسبت کرنا حرام ہے

عن ابن عبّاس رضی اللہ عنہ قالَ قالَ رسول اللّٰہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اِتّقُوا الحدیث عنّی الّا مَا علمتم فمَنْ کذب علیّ متعمدًا فلیتبوّأ مقعدہٗ من النّارِ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مجھ سے کوئی بات (اور حدیث) نقل کرنے سے بچو مگر جبکہ تم کو اچھی طرح علم ہو جائے (کہ وہ میری ہی کہی ہوئی بات اور حدیث ہے) کیونکہ (میری ان کہی بات کو میری طرف منسوب کرنا بڑا جھوٹ اور افترا ہے اور جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنّم میں بنالے۔

دینی مصلحت نہ ہو تو دین کی بات چھپانا جائز نہیں

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مَنْ سُئِلَ عن علمٍ علمہٗ ثم کتمہ الجم یوم القیامۃ بلجام مِنْ نارٍ (احمد و ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص سے کوئی علم دین کی بات پُوچھی گئی جبکہ وہ اسے جانتا بھی ہے (اور مسئلہ بتانے کی دینی ضرورت بھی ہو) پھر بھی اس نے مسئلہ چھپالیا (اور بتایا نہیں) تو اس کو قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔

بغیر علم کے فتوٰی دینا اور مسئلہ بتانا

عن ابی ھریرہ قالَ قالَ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مَنْ اُفتی بغیر علم کان اثمہ علٰی مَنْ افتاہ وَمَنْ اشار علی اخیہ بامرٍ یعلم انّ الرّشد فی غیرہٖ فقد

خانہ۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس کو بغیر علم کے کوئی مسئلہ بتایا گیا تو اس کا (یعنی غلط مسئلہ بتانے کا اور غلط مسئلہ پر عمل کرنے کا) گناہ مسئلہ بتانے والے پر ہوگا اور جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو کوئی مشورہ دیا جبکہ وہ سمجھتا ہے کہ اُس کی بھلائی دوسری بات میں ہے) تو مشورہ دینے والے نے اپنے مسلمان بھائی سے خیانت (اور بددیانتی) کی

اپنی بڑائی جتلانے کے لیے کسی کو مغالطہ نہ دے

عن معاویۃ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نہی عَنِ الاغلوطاتِ (ابوداؤد)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مغالطے دینے سے منع فرمایا۔

وعظ و نصیحت میں لوگوں کی اکتاہٹ کا خیال رکھنا

عن عکرمہ انّ ابن عبّاسٍ قَالَ حدثِ النّاس کُلّ جمعةٍ مَرّةً فَاِنْ اَبَیْتَ فمرتین فَاِن اکثرت فثلاث مَرّاتٍ وَلَا تمل النّاس ھٰذا القراٰن وَلَا الفینک تأتی القومَ وھُمْ فی حدیثٍ مِن حدیثھم فتقص علیھم فتقطع علیھم حَدِیثھم فتملھم وَلٰکن انصت فاذا اَمروك فحدثھم وَھُمْ یستھونہ (بخاری)

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں کو ہفتہ میں صرف ایک مرتبہ قرآن و حدیث کے ساتھ وعظ و نصیحت کرو۔ اور اگر تم اس پر بس نہ کرو (اور لوگوں کو زیادہ فائدہ پہنچانا مقصود ہو) تو چلو ہفتہ میں دو مرتبہ کرلو اور اگر اس سے بھی زیادہ کرنا ہو تو ہفتہ میں تین مرتبہ کرلو

(اس سے زیادہ نہ کرو) اور لوگوں کو اس قرآن سے اکتاہٹ میں مت ڈالو (کہ روز کرو گے تو لوگ اکتا جائیں گے) اور میں تمہیں ہرگز اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم کچھ لوگوں کے پاس جاؤ جو اپنی باتوں میں مشغول ہوں اور تم اُن کی بات کاٹ کر اُن کو وعظ و نصیحت کرنی شروع کردو بلکہ جب تم اُن کے پاس جاؤ اور وہ اپنی باتوں میں مشغول ہوں تو) تم خاموش رہو جب وہ خود (اپنی بات ختم کرکے تم سے بات کرنے کو کہیں اور تمہاری بات سُننے کی رغبت رکھیں تو اَب تم اُن سے قرآن و حدیث اور وعظ و نصیحت کی بات کرو۔

دین کے طالب علموں کے ساتھ خیر خواہی

عَنْ اَبِی سعید الخدری قَالَ قَالَ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اِن النّاس لکم تبع واِنَّ رجَالاً یاتونکم مِن اقطارِ الارض یتفقھون فی الدین فَاِذا اتوکم فَاستَوْصُوا بھم خیرًا (ترمذی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا (اے عُلمائے صحابہ تم نے مجھ سے دین حاصل کیا آگے لوگ تم سے اس کو حاصل کریں گے اور یہ صحیح خیال کرکے کہ تمہارے اقوال و افعال میرے اقوال و افعال کے موافق ہیں) لوگ بلاشُبہ اقوال و افعال میں تمہاری پیروی کریں گے اور دین میں تفقہ حاصل کرنے کے لیے لوگ تمہارے پاس اطرافِ عالم سے آئیں گے تو جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم اُن کے بارے میں میری طرف سے خیر خواہی کی وصیّت اپنے پلّے باندھ لو۔

قیامت تک دین کی حفاظت کا انتظام

عن ابی ھریرۃ فیما اَعلم عَن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قَالَ اِنَّ اللّٰہ عَزَّوَجل یبعث لِھٰذِہِ الاُمۃِ عَلٰی رَأسِ کُلِّ مائۃِ سنۃ من یجدِدُ لھا دینھا (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس اُمّت کی ہر صدی پر ایسے لوگوں کو بھیجتے ہیں جو اس اُمّت کے لیے اس کے دین کی تجدید کرتے ہیں (یعنی درمیانی عرصہ میں اہلِ بدعت جو بدعات ایجاد کرتے ہیں اور گمراہ لوگ اپنی گمراہیوں کے لیے جو غلط تاویلیں اختیار کرتے ہیں یہ اُن کا باطل ہونا کھول کر بیان کر دیتے ہیں اور اپنی کوششیں اس پر لگا دیتے ہیں کہ صحیح دین ہی کو رواج ہو۔)

دُنیا سے علم کا کم ہوتے جانا

عن عبداللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اِنّ اللّٰہ لا یقبض العلم انتزاعًا ینتزعہ مِنَ العبادِ ولٰکن یقبض العلم بقبض العلماءِ حتّٰی اِذَا لم یبق عالِمًا اتخذ النّاس رُءُ وسًا جُھّالًا فسئلوا فَاَفتوا بغیر علمٍ فضلّوا وَاَضلّوا (بخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ دین کے علم کو اس طرح نہیں اُٹھاتے کہ اُن کے دلوں اور سینوں سے علم کو کھینچ لیں بلکہ اللہ تعالیٰ عُلماء کو موت دے کر علم اُٹھاتے ہیں یہاں تک کہ جب کسی علاقہ میں کوئی صحیح عالم باقی نہیں رہتا (یا بہت تھوڑے رہ جاتے ہیں) تو لوگ ناقص اور خود ساختہ علم کے دعویداروں کو جو حقیقت میں جاہل ہیں اپنا دینی بزرگ اور رہنما بنا لیتے ہیں۔ پھر جب ان جاہلوں سے دین کے مسائل پُوچھے جاتے ہیں تو وہ بغیر علم کے (غلط سلط) جواب دیتے ہیں اور خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ (جاری ہے)

حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبد الواحد صاحب

(قسط : ۳)

فہمِ حدیث

ایمان، اسلام اور احسان

ایمان، اسلام اور احسان کی تعریف

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رسولِ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ذاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْهِ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ وَوَضَعَ کَفَّیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهٗ یَسْاَلُهٗ وَیُصَدِّقُهٗ، قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللہِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللہَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاکَ ...... قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللہُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ (مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن ہم رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک صاحب اچانک

ہمارے سامنے نمودار ہوئے (اُن کی حالت پر ہمیں بڑا تعجب ہُوا کہ اُن کے کپڑے انتہائی سفید (اور صاف شفاف) تھے اور اُن کے بال بھی خُوب سیاہ تھے (جیسے اُن پر کچھ گرد نہ لگی ہو) اور اُن پر سفر سے آنے کے کوئی آثار بھی نظر نہ آتے تھے (حالانکہ وہ ہماری بستی یا آس پاس کی کسی آبادی کے آدمی نہ تھے اور (نہ ہی وہ ایسے پردیسی تھے جو کسی کے ہاں مہمان ٹھہرے ہُوئے ہوں کہ نہا دھو کر صاف شفاف کپڑے پہن کر آگئے ہوں کیوں کہ) ہم میں سے کوئی بھی اُن سے واقف نہ تھا اور (تعجب بالائے تعجب کہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے) وہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آکر آپ کے گھٹنوں کے ساتھ اپنے گھٹنے ملا کر بیٹھ گئے اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رانوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر پُوچھا اے محمدؐ مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے (کہ کس کو کہتے ہیں ؟) آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اسلام اس کو کہتے ہیں کہ تم (میری بتائی ہوئی تمام باتوں کو سچّا مان کر اور احکام کی اطاعت کو لازم سمجھ کر ظاہری تابع داری اختیار کرو جس کے اہم مظاہر یہ ہیں کہ تم) زبان سے اس بات کی گواہی دو کہ معبود تو صرف اللہ ہی ہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھو اور اگر جانے کی استطاعت ہو تو حج بیت اللہ کرو۔ (نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے یہ سُن کر) ان صاحب نے کہا آپ نے سچ کہا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کی اس بات پر (بھی) بڑا تعجّب ہُوا کہ خود ہی تو سوال کر رہے ہیں اور خود ہی تصدیق کر رہے ہیں (حالانکہ کوئی طالب علم تو ایسا نہیں کرتا بلکہ ایسا تو ممتحن کرتا ہے) پھر ان صاحب نے کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے (کہ کس کو کہتے ہیں ؟) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم دل سے (ان حقیقتوں کو یعنی) اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو اور قیامت کے دن (کے واقع ہونے) کو اور تقدیر کو خواہ وہ اچھی ہو یا بُری دل سے مان لو۔ (یہ سُن کر بھی) ان صاحب نے کہا آپ نے سچ کہا۔ پھر ان صاحب نے کہا مجھے احسان کے بارے میں بتایئے (کہ وہ کیا ہے ؟) آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: (اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر یقین بڑھتے بڑھتے جب اس حد تک پہنچ جائے کہ اشیائے عالم اور اُن کے ساتھ تعلّق کے حجابات کو بندہ اپنے دل اور اپنی توجہ اور اللہ کے درمیان سے اُٹھا دے اور اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا استحضار عام حالات میں اس کو عام طور سے اور عبادت کے وقت میں خاص طور سے حاصل رہے اور یہ کیفیّت ہو جائے کہ) تم اللہ کی عبادت اس طرح سے کرو گویا کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہیں تو کم از کم یہ پُختہ استحضار ہو کہ اللہ تمہیں دیکھ رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ (یہ سب کچھ پُوچھنے کے بعد) پھر وہ

صاحب تو چلے گئے لیکن (حضرت عمر رضی کہتے ہیں کہ) مَیں کچھ دیر حیرانی اور تعجّب میں محو رہا۔ پھر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے پُوچھا اے عمر کیا تم جانتے ہو کہ سوال کرنے والے کون تھے۔ مَیں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ہی خُوب باخبر ہیں۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا یہ جبرئیل تھے جو (اس طریقے سے) تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

کامل ایمان مکمّل اطاعت کے بغیر نہیں ہوتا

۱۔ عَنْ ابنِ عَبّاسٍ رض قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ . . . قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّالَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نَاتِیَکَ اِلَّا فِی الشَّھْرِ الْحَرَامِ وَبَیْنَنَا وَبَیْنَکَ ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ کُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِہٖ مَنْ وَّرَاءَ نَا وَنَدْخُلْ بِہِ الْجَنَّۃَ . . . فَاَمَرَھُمْ بِاَرْبَعٍ . . . اَمَرَھُمْ بِالْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ قَالُوْا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَصِیَامُ رَمَضَانَ

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ قبیلہ عبد القیس کے کچھ لوگ (رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئے اور) . . . عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینے ہی میں آسکتے ہیں (کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کُفّار کا یہ قبیلہ یعنی مضر حائل ہے۔ (عربوں میں دورِ جاہلیّت میں بھی چار مہینوں کا احترام چلا آتا تھا یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب۔ ان چار مہینوں میں وہ کسی بھی دُشمن سے تعرض نہیں کرتے تھے اس لیے امن کے ساتھ سفر صرف انہی مہینوں میں ہوسکتا تھا) لہٰذا آپ ہمیں کوئی ایسی فیصل بات بتا دیجیے جو ہم اپنے پیچھے والوں کو بھی بتائیں اور ہم سب اس پر کاربند ہونے کے ذریعہ جنّت میں بھی داخل ہوسکیں۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان کو کرنے کی چار باتیں بتائیں (لیکن پہلے ان کے اجمال کے طور پر ایک جامع قسم کی بات بتائی یعنی) یہ کہ تنہا اللہ پر ایمان رکھو (آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان لوگوں سے خود ہی) پُوچھا کیا تم جانتے ہو کہ تنہا اللہ پر ایمان رکھنے کا کیا مطلب ہے؟ ان لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ہی خُوب باخبر

ہیں۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا رشے اپنے تمام لوازم اور تقاضوں کو شامل ہوتی ہے۔ ان کو علیحدہ کرکے شے کو نہیں لیا جاتا تو اللہ پر ایمان کا لازمی تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دیگر جن چیزوں پر ایمان لانے کو کہا ہے۔ مثلاً اللہ کے رسولوں پر اس کی کتابوں پر اس کے فرشتوں پر اس کی طے کردہ تقدیر پر اور قیامت کے دن پر ان پر بھی ایمان رکھے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کو لازم سمجھے اور اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے بنیادی نوعیّت کے چار حکم یہ ہیں) اس بات کی (زبان سے) گواہی دینا کہ صرف اللہ ہی معبود ہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

۲- عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْ لِیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْئَلُ عَنْہُ اَحَدًا بَعْدَکَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (مسلم)

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات بتا دیجئے جس کے بارے میں آپ کے بعد پھر کسی اور سے پُوچھنا نہ پڑے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا دل کی گہرائیوں سے کہو میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس استقامت اختیار کرو (یعنی اس کے تمام لوازم اور تقاضوں کو پُورا کرو، کیونکہ جب اللہ کو اپنا خالق، رازق، رب، حاکم اور معبود اور مالک یوم الدین مان لیا اور اس کی قدرت اور قہاریت و جباریت کو بھی دل میں اُتار لیا تو اَب اللہ تعالیٰ کے احکام پُورا کرنے سے روگردانی اس کی پکڑ سے بے فکری کا تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا)

(جاری ہے)

"انوارِ مدینہ" میں

اشتہار

دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب

(قسط:۵)

فہمِ حدیث

ایمان، اسلام اور احسان

ایمان کے تقاضے اور لوازم

۱- عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ

(بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (کمال) ایمان (ویقین) کے ستّر سے زائد شعبے ہیں۔ ان میں سے افضل شعبہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہنا اور سب سے ہلکا شعبہ یہ ہے کہ تکلیف دہ چیز کو (چلنے کے) رستے سے ہٹا دیا جائے اور حیا بھی ایمان کا ایک بڑا شعبہ ہے (اور حیا سے مُراد ایمان کی وجہ سے آدمی میں پیدا ہونے والا وہ وصف ہے جو آدمی کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے شرم دلاتا ہے اور روکتا ہے اور یہ وصف اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب آدمی کو صفت احسان حاصل ہو جائے کیونکہ اس بات کا استحضار کہ اللہ تعالیٰ میرے سامنے ہیں یا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوں آدمی کے اندر وہ وصف اور قوّت پیدا کرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے اجتناب کرے۔

حیا کی اس حقیقت کو ایک اور حدیث میں کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

۲- قَالَ عليه الصلوٰة والسلام اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوْا اِنَّا لَنَسْتَحْيِیْ مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ اَنْ يَّحْفَظَ الرَّاسَ وَمَا حَوٰى وَالْبَطْنَ وَمَا وَعٰى وَيَذْكُرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ

اَلدُّنْيَا وَآثَرَ الْآخِرَةَ عَلَى الْأُوْلٰى فَمَنْ يَّعْمَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ (ترمذی)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک موقع پر موجود صحابہ سے فرمایا اللہ سے اتنی حیا کرو جتنی کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔ صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ کا شکر ہے کہ ہم اللہ اتنی ہی حیا کرتے ہیں جتنی کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا (جو تم نے سمجھا ہے) وہ (کافی) نہیں ہے بلکہ اللہ سے اتنی حیا کرنا جتنی کہ اس سے کرنی چاہیے یہ ہے کہ (جسم کے کسی حصّے سے بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہونے سے شرمائے لہٰذا) سر اور اُس کے اندر جو چیزیں ہیں (یعنی آنکھیں، کان، زبان، ہونٹ اور دماغ) ان کی حفاظت کی جائے اور پیٹ اور جو کچھ اس کے اندر ہے (یعنی معدہ اور شرمگاہ) ان کی حفاظت کی جائے اور موت اور (قبر میں) بوسیدگی کو یاد رکھا جائے اور جو کوئی آخرت (کی کامیابی) کو حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ دُنیا کی زیب و زینت کو ترک کر دیتا ہے اور آخرت کو دُنیا پر ترجیح دیتا ہے۔ جو شخص یہ سب کچھ کرتا ہے وہی (حقیقت میں) اللہ سے اتنی حیا کرتا ہے جتنی کہ اس سے کرنی چاہیے۔

فائدہ : مذکورہ بالا حدیث میں ایمان کے ستر سے کچھ زائد شعبوں کا ذکر کیا جن میں صرف عقائد ہی نہیں بلکہ اکثر اعمال و افعال ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ سب ایمانیات کے تقاضے اور لوازم ہیں اور ان کو کرنے سے ایمان کو رونق اور ترقی حاصل ہوتی ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب نقایہ میں وہ تمام باتیں جمع کی ہیں جن کو قرآن و حدیث میں ایمان کہا گیا ہے۔

(۱) اللہ کی ذات و صفات پر ایمان اور عالم کے حادث ہونے پر ایمان (۲) اللہ کے فرشتوں پر ایمان ـــــ (۳) اللہ کی کتابوں پر ایمان (۴) اللہ کے رسولوں پر ایمان (۵) تقدیر پر ایمان (۶) قیامت کے دن پر ایمان (۷) اللہ کے ساتھ محبت (۸) اللہ کے لیے کسی سے محبت (۹) اللہ کے لیے کسی سے بغض رکھنا (۱۰) نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت (۱۱) نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعظیم کا اعتقاد رکھنا۔ اس میں آپ پر درود بھیجنا اور آپ کی سُنّت کا اتّباع کرنا شامل ہے (۱۲) اخلاص (اس میں نفاق اور ریاء سے بچنا بھی آ گیا) ـــــ (۱۳) توبہ کرنا (۱۴) اللہ کی پکڑ سے خوفزدہ ہونا (۱۵) اللہ کی رحمت کی اُمّید رکھنا (۱۶) اللہ کا شُکر ادا کرنا۔

(۱۷) وعدہ پُورا کرنا (۱۸) مصائب پر صبر کرنا (۱۹) اللہ کی قضا پر راضی رہنا (۲۰) حیاء (۲۱) توکل (۲۲) دوسروں پر رحم کرنا (۲۳) تواضع و عاجزی اختیار کرنا (۲۴) تکبّر سے بچنا (۲۵) عجب سے بچنا (۲۶) حسد اور کینہ سے بچنا (۲۷) ناحق غضب سے بچنا (۲۸) توحید الٰہی کا اقرار کرنا (۲۹) تلاوتِ قرآن (۳۰) دین کا علم سیکھنا (۳۱) دین کا علم سکھانا (۳۲) دُعا کرنا (۳۳) ذکر و استغفار کرنا (۳۴) لغو باتوں سے بچنا (۳۵) ظاہری اور حکمی نجاست سے پاکی حاصل کرنا (۳۶) سترِ عورت (۳۷) فرضی و نفلی نمازیں پڑھنا (۳۸) زکوٰۃ اور صدقات دینا (۳۹) غلام آزاد کرنا (۴۰) سخاوت کرنا (۴۱) فرضی و نفلی روزے رکھنا۔ (۴۲) اعتکاف کرنا (۴۳) لیلۃ القدر کی جستجو کرنا (۴۴) حج کرنا (۴۵) عمرہ کرنا (۴۶) طواف کرنا (۴۷) دین کی حفاظت کے لیے نقل مکانی کرنا (۴۸) نذر پوری کرنا (۴۹) کفارہ ادا کرنا (۵۰) نکاح کے ذریعہ عفت حاصل کرنا (۵۱) عیالداری کے حقوق ادا کرنا (۵۲) والدین کے ساتھ حسن سلوک (۵۳) اولاد کی تربیت (۵۴) صلہ رحمی (۵۵) بزرگوں کی اطاعت کرنا (۵۶) غلاموں پر نرمی کرنا (۵۷) حکومت عدل و انصاف کے ساتھ کرنا (۵۸) مُسلمانوں کی اجتماعیت کی پیروی کرنا (۵۹) حاکموں کی اطاعت کرنا (۶۰) لوگوں کے درمیان صلح و صفائی کرانا۔ (۶۱) نیکی کے کاموں میں تعاون کرنا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا (۶۲) حدود کو قائم کرنا (۶۳) جہاد کرنا (۶۴) امانت ادا کرنا (۶۵) قرض دینا اور واپس کرنا (۶۶) پڑوسی کا اکرام کرنا (۶۷) معاملات جائز طریقہ سے کرنا (۶۸) صحیح جگہ پر مال خرچ کرنا (۶۹) سلام کا جواب دینا (۷۰) چھینکنے والے کو، الحمد للہ کہنے پر یرحمک اللہ کہنا (۷۱) لوگوں سے تکلیف و نقصان کو دُور کرنا۔ (۷۲) لہو سے اجتناب کرنا (۷۳) رستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا (۷۴) جو حکومت حق ہو اس کے خلاف بغاوت یعنی ناحق خروج کرنے والوں سے لڑنا۔

مذکورہ بالا چند باتوں کو احادیث میں یُوں بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ عَنِ العباس بن عَبدِ المُطّلِب اَنّہ، سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسلامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا (مسلم)

حضرت عبّاس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنھوں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہُوئے سُنا کہ اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا اور اس کو ایمان کی لذت

حاصل ہوگئی) جو (دل گرویدگی اور شعور کے ساتھ) اللہ کو اپنا رب اور اسلام کو اپنا دین اور محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنا رسول (اور ہادی) ماننے پر راضی ہوگیا۔

۲۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم ثلاث من کن فیہ وجد حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوٰھُمَا وَ اَنْ یُّحِبَّ الْمرءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ (بخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تین چیزیں ہیں کہ جس شخص میں یہ اکٹھی ہوجائیں اس نے تو ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو پالیا۔ ایک یہ کہ اللہ اور اُس کا رسول ان کو ان کے تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں (اور اُن کے ہر مطالبہ اور ہر حکم کو پُورا کرنے کے لیے مستعد ہو) دوسرے یہ کہ جس آدمی سے بھی اس کو محبت ہو صرف اللہ ہی کے لیے ہو اور تیسرے یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی ناگواری (اور نفرت واذیت) ہو جیسی کہ آگ میں ڈالنے سے ہوتی ہے۔

۳۔ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صلّی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ (بخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم میں کوئی (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے (دینی) بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

۴۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَ مَنَعَ لِلّٰہِ فقد استَکْمَلَ الایمان (ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے اللہ ہی کے لیے (کسی سے) محبت کی اور اللہ ہی کے لیے (کسی سے) دُشمنی کی اور اللہ ہی کے لیے دیا (جس کو جو کچھ دیا) اور اللہ ہی کے واسطے منع کیا اور نہ دیا (جس کو منع کرنا اور نہ دینا اللہ کے نزدیک بہتر سمجھا) تو اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کرلی (کیونکہ اس نے تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

کو اپنا نصب العین بنالیا ہے لہٰذا سب کاموں میں اسی کو پیشِ نظر رکھتا ہے۔)

۵۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْئٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (اول وہلہ میں) جنّت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم (کمال) ایمان والے نہ ہو جاؤ اور تم (کمال) ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک تم میں ایمان کے دیگر اوصاف کے ساتھ یہ وصف بھی نہ پیدا ہو جائے کہ تم باہم محبت کرنے لگو۔ کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ اگر تم اس پر عمل کرنے لگو تو تم میں باہمی محبت پیدا ہو جائے (وہ بات یہ ہے کہ) تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ (اور اس کو رواج دو)۔

۶۔ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ وَمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ (بخاری)

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم وہ شخص (کامل) مومن نہیں اللہ کی قسم وہ شخص (کامل) مومن نہیں۔ اللہ کی قسم وہ شخص (کامل) مومن نہیں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ کون شخص (کامل) مومن نہیں؟ آپ نے فرمایا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے امن میں نہ ہو۔

۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُہٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ (بیہقی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ وہ شخص (کامل) مومن نہیں جو خود شکم سیر ہو کر کھائے اور اس کے برابر میں رہنے والا اس کا پڑوسی فاقہ سے ہو۔

۸۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَکْمَل

اَلْمُوْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُہُمْ خُلُقًا۔(ابوداؤد)

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مسلمانوں میں زیادہ کامل ایمان اس کا ہے جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہیں۔

۱۰۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ (ترمذی وابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا آدمی کے اسلام کی خُوبی (اور اس کے کمال) میں اس کا اس سے غیر متعلقہ باتوں کو ترک کرنا شامل ہے۔(کیونکہ لایعنی اور فضول چیزوں اور مشاغل میں اپنے وقت کو جو کہ آخرت کے اعتبار سے بڑا سرمایہ ہے برباد کرنا بڑی جہالت اور غیر ذمہ دارانہ حرکت ہے۔

۱۱۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو کوئی تم میں بری (اور خلافِ شرع) بات دیکھے تو لازم ہے کہ (اگر طاقت رکھتا ہو تو) اپنے ہاتھ (یعنی اپنے زورِ قوّت) سے اس کو بدل دے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو پھر اپنی زبان ہی سے بدلنے کی کوشش کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل ہی سے (اس کو بُرا سمجھے اور اس کو مٹانے اور بدل ڈالنے کا جذبہ دل میں رکھے اور اس کے لیے تدبیر بھی سوچے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا بھی کرے۔

۱۲۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ (بیہقی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بہت کم ایسا ہُوا ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہم کو خطبہ دیا ہو اور اس میں یہ ارشاد نہ فرمایا ہو کہ جس شخص میں امانت کی خصلت نہیں اس میں (کمال) ایمان نہیں اور جس میں عہد کی پابندی نہیں اس میں (کمال) دین نہیں۔

۱۳۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَھُوَ یَعِظُ اَخَاہُ فِی الْحَیَاءِ فقال رَسُوْلُ اللّٰہ صلّی اللہ علیہ وسلّم دَعْہُ فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ (بخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک انصاری شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے بھائی کو زیادہ شرم کرنے پر سمجھا رہا تھا (کہ زیادہ شرم نہ کرنی چاہیے) آپ نے فرمایا اس کو رہنے دو (اور اسے غلط نصیحت نہ کرو) کیونکہ شرم کرنا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے (اس لیے کہ وہ گھٹیا اخلاق اور حرکتوں سے روکتی ہے)

۱۴۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَغَارُ وَغَیْرَۃُ اللّٰہِ اَنْ لَّا یَاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰہ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کو بھی غیرت آتی ہے (اسی وجہ سے جیسا کہ ایک اور حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ نے کھلی اور چھپی تمام بے حیائیوں سے منع فرمایا ہے) اور مومن بندے کو بھی غیرت آتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ اس کا مومن بندہ اس چیز کا ارتکاب کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتے اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت کی صفت کسی کو محبوب نہیں اور اس کو بڑی غیرت آتی ہے کہ کوئی عورت یا مرد اس کی مخلوق ہو کر زنا کرے)

۱۵۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ عَلٰی دِمَاءِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ (ترمذی ونسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مسلم وہ ہے جس کی زبان درازیوں اور دست درازیوں سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں امن میں ہوں۔

۱۶۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ جَاءَتْ اِلَی النَّبِیِّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم عَجُوْزٌ فقال مَنْ اَنْتِ قَالَتْ جَثَّامَۃُ المزنیۃُ قَالَ بَلْ اَنْتِ حَسَّانَۃُ الْمُزَنِیَّۃُ کَیْفَ حَالُکُمْ کَیْفَ کُنْتُمْ بَعْدَنَا قَالَتْ بِخَیْرٍ فَلَمَّا خَرَجَتْ قُلْتُ تُقْبِلُ ھٰذَا الْاِقْبَالَ عَلٰی ھٰذِہٖ قَالَ اِنَّھَا کانت تَاْتِیْنَا اَیَّامَ خَدِیْجَۃَ وَاِنَّ حُسْنَ الْعَھْدِ مِنَ الْاِیْمَانِ (حاکم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک بُوڑھی عورت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہُوئی آپ نے پُوچھا تم کون ہو۔ اُس نے کہا میں جثامہ مزنیہ ہوں آپ نے فرمایا ہم تمہارا بہتر نام رکھ دیتے ہیں لہٰذا تم جثامہ (بہت سونے اور بیٹھے رہنے والی عورت) نہیں بلکہ حسانہ (خوبیوں والی عورت) مزنیہ ہو۔ اچھا کہو ہمارے بعد تمہارے حالات کیسے گزرے؟ اس نے عرض کیا سب خیریت رہی ۔جب وہ چلی گئی تو (حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں) مَیں نے عرض کیا ایک معمولی سی بُڑھیا پر آپ کی اتنی توجہ ؟ (اس کی کیا وجہ ہے ؟ آپ نے فرمایا یہ خدیجہ کی زندگی میں ہمارے گھر آیا کرتی تھی اور قدیم شناسائی کے حقوق کی رعایت کرنا بھی ایمان کی ایک بات ہے۔

۱۷۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اِیَاسِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ قَالَ ذَکَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یَوْمًا عِنْدَہُ الدُّنْیَا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلْبَذَاذَۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ (احمد و ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محفل میں بعض صحابہ نے دُنیا کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا سُن لو اور خُوب سُن لو کہ (تواضع اور اپنے نفس کی شکستگی کی نیت سے) زینت نہ کرنا اور گاہ گاہ شکستہ حالت میں رہنا بھی ایمان کا اثر ہے

(جاری ہے)

(قسط:۶۱)

فہمِ حدیث

ایمان، اسلام اور احسان

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد صاحب

۱۸۔ عن تمیم الداری ان النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم قَالَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلاَ ثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَ ئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ (مسلم)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تین بار فرمایا دین تو خیر خواہی کرنے کا نام ہے۔ ہم نے پوچھا کس کی؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، ائمہ مسلمین کی اور سب مسلمانوں کی۔

۱۹۔ عَنْ حذیفۃ بْنِ الْیَمَانِ عن النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم قَالَ مَنْ لَا یَھْتَمُّ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَیْسَ مِنْھُمْ وَمَنْ لَمْ یُمْسِ وَیُصْبِحْ نَاصِحًا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِکِتَابِہٖ وَلِاِمَامِہٖ وَلِعَامَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَیْسَ مِنْھُمْ (طبرانی)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کے معاملات کی فکر اور پروا نہیں کرتا وہ مسلمانوں میں سے (کہلانے کے قابل) نہیں اور جس شخص نے صبح یا شام اس حالت میں کی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب اور امام المسلمین اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی سے غفلت میں رہا تو وہ بھی مسلمانوں میں سے (کہلانے کے قابل) نہیں۔

فائدہ : نصیحت (خیر خواہی) اس وقت کہلاتی ہے جب دل میں کوئی کھوٹ باقی نہ رہے۔ اس لیے اللہ کے لیے نصیحت کا معنی یہ ہے کہ بندہ اپنے اور خدا کے درمیان کوئی کھوٹ کا معاملہ نہ رکھے۔ اس کا سب سے بڑا کھوٹ یہ ہے کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائے اور اس کی صفات میں اس کی شایانِ شان تنزیہ کا اعتراف نہ کرے اور اس کے اوامر ونواہی میں پوری مستعدی کا اظہار نہ کرے۔

کتاب اللہ کی نصیحت کا معنی یہ ہے کہ پورے آداب کے ساتھ اس کی تلاوت کی۔ دل وجان سے اس کے معانی ومضامین کی تصدیق کی جائے۔ اس کے علوم کی نشرواشاعت کی جائے، اس کی پیروی کی تمام عالم کو دعوت دی جائے اور اس کے ہر ہر امرونہی پر عمل پیرا ہو۔

رسول کی نصیحت یہ ہے کہ اس کی رسالت کی تصدیق کی جائے، جو دین وہ لے کر آیا ہے اس کا ایک ایک حرف مانا جائے، ہر موقع پر اُس کی نصرت کے لیے تیّار رہے اس کے اصحاب اور اُس کے اہلِ بیت کی محبّت اور ان کا ادب پُورے طور پر ملحوظ رہے۔

ائمہ مسلمین کی نصیحت یہ ہے کہ ہر حق معاملہ میں اُن کی اعانت کی جائے، ان کے ساتھ جہاد میں شرکت کی جائے اور اگر وہ شریعت پر عمل پیرا ہوں تو اُن کے پیچھے نمازیں ادا کی جائیں اور جو صدقات وزکوٰۃ بیت المال کا حق ہیں وہ اُن کو ایمانداری کے ساتھ ادا کیے جائیں اور اُن کے ساتھ غداری نہ کی جائے۔

عام مُسلمانوں کی نصیحت یہ ہے کہ دنیوی اور اخروی سب مصلحتیں ان کو حسب ضرورت بتائی جائیں، ان کو ایذاء نہ دی جائے، ان کے عیوب کی پردہ پوشی کی جائے اور خیر خواہی میں اُن کو اپنے برابر سمجھا جائے۔

۲۰۔ عَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اِنَّ الْغَضَبَ لَیُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا یُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ

(بیہقی)

بہز بن حکیم اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا (بے جا اور ضرورت سے زیادہ) غصّہ ایمان کو خراب کر دیتا ہے جیسا کہ ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے (کہ ایسی صورت میں آدمی اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود سے تجاوز کر جاتا ہے اور اس سے وہ باتیں اور وہ حرکتیں سرزد ہوتی ہیں جو اُس کے دین کو خراب کر دیتی ہیں۔

(جاری ہے)

(قسط:۷)

فہمِ حدیث

ایمان، اسلام اور احسان

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد صاحب

۲۱- عَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم یَقُوْلُ مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَهٗ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ فقد خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ (بیہقی)

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد کرنے اور اس کو تقویت پہنچانے کے لیے چلا حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ متعلقہ مسئلہ میں یہ ظلم کر رہا ہے تو یہ شخص اسلام (کا جو رنگ ہے اور روح ہے اس) سے نکل گیا۔

۲۲- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا (حقیقی) مومن (کی شان تو یہ ہوتی ہے کہ وہ) نہ تو کسی پہ طعنہ زنی کرنے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا ہوتا ہے اور نہ فحش گو ہوتا ہے اور نہ بدکلام ہوتا ہے۔

۲۳- عَنْ صفوانَ بْنِ سُلَیْمٍ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلّی اللہ علیہ

علیہ وسلم اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا قَالَ لَا (مالک)

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا گیا کہ کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں (مسلمان میں یہ کمزوری ہوسکتی ہے) پھر عرض کیا گیا کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں (مسلمان میں یہ کمزوری بھی ہوسکتی ہے۔ یعنی یہ کچھ ایسی فطری کمزوریاں ہیں کہ ایمان کے ہوتے ہوئے ان کا ہونا مسلمان کی شان سے زیادہ بعید نہیں) پھر عرض کیا گیا کہ کیا مسلمان کذاب (یعنی بہت جھوٹا) ہوسکتا ہے ؟ آپ نے فرمایا نہیں (یعنی رُوح ایمان کے ساتھ ہے بیباکانہ جھوٹ کی ناپاک عادت جمع نہیں ہوسکتی اور رُوح ایمان جھوٹ کو برداشت نہیں کرتی)۔

اسلام و ایمان کے اثرات

۱- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مومن (اپنی احتیاط اور ہوشیاری کی وجہ سے) ایک سوراخ سے دو بار ڈسا نہیں جاتا۔

فائدہ : ابوعزہ جمحی شاعر جب جنگ بدر میں قید ہوکر آیا تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے اپنی تنگ دستی اور اپنے بچّوں کا رونا رونے لگا۔ آپ نے ترس کھا کر فدیہ لیے بغیر اس کو رہا کر دیا، لیکن جب یہ کم ظرف واپس اپنے علاقہ میں چلا گیا تو پھر آپ کی ہجو کرنے لگا۔ جنگِ احد میں پھر یہ دوبارہ قید ہوکر آیا اور آپ کے سامنے پھر رحم کی درخواست پیش کرنے لگا۔ اس مرتبہ آپ نے اس کی کوئی پروا نہ کی اور فرمایا تو واپس جاکر یہ کہے گا کہ مَیں نے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مذاق بنا رکھا ہے۔ مومن کی شان

سے یہ بعید ہے کہ جب وہ ایک بار کسی سوراخ سے ڈس لیا جائے تو تجربہ کے لیے اس میں دوبارہ اُنگلی ڈالے اور پھر دھوکا کھائے اور اس کے قتل کا حکم دے دیا۔

۲- عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رسول اللهِ صلّی الله علیه وسلّم اَلْمُؤمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ والْمُنَافِقُ خِبٌّ لَئِیمٌ (ترمذی وابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مومن بھولا سیدھا اور شریف الطبع ہوتا ہے (یعنی دل کا صاف ہوتا ہے اور لوگوں کے بارے میں نیک گمان رکھتا ہے الا یہ کہ کسی کا تجربہ ہو جائے۔ لوگوں کے فریب اور چکر بازیوں سے اجتناب کرتا ہے بلکہ کسی حد تک ان سے ناواقف بھی ہوتا ہے) اور منافق دھوکے باز اور کمینہ طبع ہوتا ہے۔

۳- عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخدرِی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلّی الله علیه وَسلّم اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ فِی ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ (ترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مومن کی فراست (اور مردم شناسی) سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ (یعنی اس میں بہت بڑی نشانی ہے شناخت والوں کے لیے)

فائدہ: فراست ایسی مردم شناسی کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے آدمی قرائن حالیہ اور قرائن قولیہ کی مدد سے سچے منافق سے، بدخواہ ولالچی کو مخلص سے، خائن کو امانتدار سے اور پست ہمّت و کم حوصلہ کو بلند ہمّت و عالی حوصلہ سے امتیاز کر لیتا ہے اور اسی کی وجہ سے ہر شخص کی عقل و فہم کا اندازہ بھی لگا لیتا ہے کہ کون شخص کس خدمت اور کس منصب کے لائق ہے۔

۴- عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلّی الله علیه وسلّم قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ مَاْلَفٌ وَلَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَا یَاْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ (احمد وحاکم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مومن تو مجسم پیکر محبّت ہوتا ہے۔ جو شخص کسی سے الفت نہ رکھے اور نہ اس سے کوئی اُلفت رکھے اس میں کچھ بھلائی نہیں۔

۵۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم قَالَ لَا تَقُوْلُوْا کَرْمٌ فَاِنَّ الْکَرَمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا انگور کو کرم مت کہا کرو کیونکہ کرم تو مومن کا قلب ہے۔

فائدہ: چونکہ انگور سے شراب بنائی جاتی ہے اور عرب کے مذاق کے مطابق شراب سخاوت و کرم کا محرک ہوتی تھی اس لیے وہ انگور کو کرم کہہ دیتے تھے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس اشتقاق کو ناپسند کیا اور فرمایا اس خُوب صُورت نام کا زیادہ مستحق مومن کا قلب ہے کیونکہ اصل سخاوت اور کرم کا منبع تو وہی ہے۔ انگور میں کرم کہاں اس سے تو شراب بنتی ہے جو بے حیائیوں کا سرچشمہ ہے۔

۶۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللّٰه علیه وَسَلّم تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِهِمْ وَ تَوَادِّهِمْ وَ تَعَاطُفِهِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَ الْحُمّٰی (بخاری و مسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ایمان والوں کو باہمی رحمدلی، باہمی محبّت اور ایک دوسرے کی تکلیف کے احساس کے بارے میں تم ایسا دیکھو گے جیسے ایک جسم۔ جب (اس کا) ایک عضو، بیمار پڑ جائے تو اس کی خاطر باقی جسم بھی بخار اور شب بیداری میں شریک ہو جاتا ہے (ایسے ہی جب ایک مُسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی تو اس کی وجہ سے باقی تمام ایمان والے بے چین ہو جاتے ہیں اور اس کی تکلیف دُور کرنے کے لیے بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

۷۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَرٰی ذُنُوْبَہٗ کَاَنَّہٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ یَخَافُ اَنْ یَّقَعَ عَلَیْہِ وَ اِنَّ الْفَاجِرَ یَرٰی ذُنُوْبَہٗ کَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰی اَنْفِہٖ فَقَالَ بِہٖ ھٰکَذَا اَیْ بِیَدِہٖ فَذَبَّہٗ عَنْہُ (بخاری)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں مومن اپنے گناہوں سے اس طرح ڈرتا ہے گویا وہ (گناہ) پہاڑ (کی صورت میں ہیں جن) کے نیچے (وہ) بیٹھا ہے ڈرتا ہے کہ وہ پہاڑ وبال کی صورت میں) اب اس پر آ گرا اور فاجر آدمی (جو گناہوں کو کرنے کا عادی بن گیا ہو) ان کو اس طرح حقیر سمجھتا ہے جیسے مکھی اس کی ناک کے پاس سے گزری اور اس نے اپنے ہاتھ کی حرکت سے اس طرح اُڑا دی۔

۸۔ عن صُہَیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اَنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیْرٌ وَلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّاءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَ اِنْ اَصَابَتْہُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ (مسلم)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مومن کا معاملہ تعجّب خیز ہے کہ اس کا ہر معاملہ اس کے لیے خیر اور بہتر ہے اور یہ مومن کے سوا کسی اور کو نصیب نہیں۔ اگر اس کو کوئی خوشی کی بات پیش آجائے تو وہ شکر کرتا ہے یہ بھی اس کے لیے بہتر ہوتی ہے (کیونکہ شکر پر اجر ملتا ہے) اور اگر کوئی تکلیف پیش آجائے تو صبر کر لیتا ہے (اور چونکہ صبر کرنے پر بھی اجر ملتا ہے اس لیے) یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔

(جاری ہے)

(قسط: ۸)

فہمِ حدیث

ایمان، اسلام اور احسان

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد صاحب

گناہ کبیرہ کے وقت ایمان کی رونق جاتی رہتی ہے

۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم
قَالَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ
السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ
یَشْرَبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَنْتَھِبُ نُھْبَۃً یَرْفَعُ النَّاسُ
اِلَیْہِ اَبْصَارَھُمْ حِیْنَ یَنْتَھِبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ
حِیْنَ یَغُلُّ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاِیَّاکُمْ اِیَّاکُمْ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں زنا کرتا کوئی زنا کار جس وقت وہ زنا کرتا ہے کہ (اس وقت) وہ مومن ہو (یعنی نورِ ایمان بھی اس میں موجود ہو بلکہ اس حالت میں ایمان کا نور اس میں سے نکل جاتا ہے اور صرف واجبی اور ضابطہ کا سا ایمان اس میں رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ کافر نہیں بن جاتا) اور نہیں چوری کرتا کوئی چور جس وقت وہ چوری کرتا ہے کہ اس وقت وہ مومن ہو اور نہیں شراب پیتا کوئی شرابی جس وقت وہ شراب پیتا ہے کہ اس وقت وہ مومن ہو اور نہیں کوئی لوٹا ماری کرتا کہ لوگ آنکھیں اٹھا اٹھا کر اس کی لوٹ مار کو دیکھتے ہوں جس وقت وہ لوٹا ماری کرتا ہے کہ اس وقت وہ مومن ہو۔

پس (اے ایمان والو ان منافیٔ ایمان حرکات سے) اپنے کو بچاؤ اپنے کو بچاؤ۔

بدعملی کی وجہ سے ایمان ختم نہیں ہوتا اور ایمان خواہ کتنا ہی کمزور ہو بالآخر نجات کا سبب ہوگا

۱۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیْ عَنِ النَّبِیِّ صلّی اللہ علیہ وسلّم قَالَ یَدْخُلُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَخْرِجُوْا مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیُخْرَجُوْنَ مِنْھَا قَدِ اسْوَدُّوْا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَھْرِ الْحَیَا اَوِ الْحَیَاۃِ (شَکَّ مَالِکٌ) فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اَلَمْ تَرَ اَنَّھَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِیَۃً (بخاری و مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوچکیں گے تو اللہ تعالےٰ ارشاد فرمائیں گے جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اُسے بھی دوزخ سے نکال لو چنانچہ اُن کو بھی نکال لیا جائے گا۔ ان کی حالت یہ ہوگی کہ جل کر سیاہ فام ہوگئے ہوں گے۔ اس کے بعد اُن کو نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح ہرے بھرے نکل آئیں گے جیسے پانی کے اُوپر بہتے ہوئے کوڑے میں بیج (گل سڑ کر) نکل آتا ہے۔ کبھی تم نے غور کیا ہے کہ وہ کیسا زرد زرد بل کھایا ہوا نکلتا ہے۔

وَ فِیْ حَدِیْثٍ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ شَفَعَتِ الْمَلَائِکَۃُ وَشَفَعَ النَّبِیُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ فَیَقْبِضُ قَبْضَۃً مِّنَ النَّارِ فَیُخْرِجُ مِنْھَا قَوْمًا لَمْ یَعْمَلُوْا خَیْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقِیْھِمْ فِیْ نَھْرٍ فِیْ اَفْوَاہِ الْجَنَّۃِ یُقَالُ لَہٗ نَھْرُ الْحَیَاۃِ فَیَخْرُجُوْنَ کَمَا تَخْرُجُ الْحَبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ فَیَخْرُجُوْنَ کَاللُّؤْلُؤِ فِیْ رِقَابِھِمُ الْخَوَاتِمُ

فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَاخَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَارَأَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ (بخاری و مسلم)

ایک اور حدیث میں یہ مضمون یُوں ہے۔

"تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے فرشتے بھی شفاعت کر چکے انبیاء بھی شفاعت کر چکے اور مومنین بھی شفاعت کر چکے، اب صرف ارحم الراحمین کی باری باقی رہ گئی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر (جس کی کیفیّت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے) ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکالیں گے جنھوں نے کبھی (سوائے ایمان کے) کوئی بھی نیک کام نہ کیا ہوگا۔ یہ لوگ دوزخ میں پڑے پڑے جل کر سیاہ فام ہوگئے ہوں گے۔ جنّت کے سامنے ایک نہر ہوگی جس کو نہر حیات کہتے ہیں اس میں اُن کو ڈال دیا جائے گا۔ وہ اس میں (غوطہ لگاکر) ایسے نکل آئیں گے جیسا دانہ پانی کی رو میں بہتے ہُوئے کوڑے پر اُگ آتا ہے۔ (اس طرح یہ) موتی کی طرح (صاف سُتھرے چمک دار ہوجائیں گے) ان کی گردنوں پر مہریں ہوں گی۔ جنّتی کہیں گے کہ یہ رحمٰن کے آزاد کردہ جن کو رحمٰن نے جنّت میں داخل کیا بغیر ان کے کسی عمل کے جو اُنھوں نے کیا ہو یا بغیر ان کی کسی بھلائی کے جو اُنھوں نے پیش بندی کے طور پر کی ہو۔ ان سے خطاب ہوگا جاؤ جنّت تم نے دیکھا تم کو وہ دیا اور اسی کے برابر اور دیا۔

(جاری ہے)

❁

المعراج الیکٹروہومیو ڈینٹل ٹیکنیشن کورس

فروغِ حکمت حکیم کورس و الیکٹرو ہومیو پیتھک کورس

جرمنی دانت بنانا سیکھیں

ڈاکٹر خالد سیّد مالی پورہ ملوی روڈ لاہور

(قسط : ۹)

فہمِ حدیث

ایمان، اسلام اور احسان

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد صاحب

اسلام کی وجہ سے ایک کے دوسرے پر حقوق

۱- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم لِلْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَ يَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَ يُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَا وَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَ يُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَ يَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ۔ (نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ایک مُسلمان کے دوسرے مُسلمان پر چھ حق واجب ہیں۔ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے، اگر (مدد کے لیے یا کھانے پر) بلائے تو اُس کے یہاں جائے (اور جو مدد ہو سکے اس سے دریغ نہ کرے اور کھانے پر بُلایا ہو تو کھانا خواہ ہلکا ہو خوش دلی سے قبول کرے) جب اس سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرے اور جب اس کو چھینک آئے (اور الحمد للہ کہے) تو جواب میں یرحمک اللہ کہے اور وہ حاضر ہو یا غائب ہر حال میں اس کی خیر خواہی کرے۔

۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّی اللہ علیہ وسلّم قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ

كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مُسلمان (تو دوسرے) مُسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو مصیبت میں ڈالتا ہے اور جو مُسلمان اپنے (مُسلمان) بھائی کی حاجت روائی میں مشغول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت روائی فرماتے ہیں اور جو کسی مُسلمان کی کوئی سی ایک مشکل آسان کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کی شدید مشکلات میں سے اس کی ایک مشکل آسان فرما دیں گے اور جو شخص کسی مُسلمان (کے کسی عیب) کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن (اس کے گناہوں پر) اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

۳۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ۔ (بخاری و مُسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا اپنے (مُسلمان) بھائی کی (ہر حال میں) مدد کیا کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ رسول اللہ مظلوم ہونے کی حالت میں تو مَیں اس کی مدد کرتا ہوں، ظالم ہونے کی صورت میں اس کی مدد کیسے کروں۔ آپ نے فرمایا (اس طرح کہ) تم اس کو ظلم کرنے سے روکو کیونکہ (ظالم کو ظلم سے روک دینا اور اُس کو اللہ تعالیٰ کے غُصّہ اور انجام بد سے بچا لینا بس) یہی اس کی مدد کرنا ہے۔

(جاری ہے)